عیب دیکھے اور اس سے اس کے عقیدہ میں خلل پڑے اور وہ شیخ کے مرید ہو جاتے تو وہ منافق ہے۔ مرید کو چاہئے کہ اس کو شیخ میں سوا کمال کے کچھ نظر ہی نہ آئے۔

۹۔ ارشاد فرمایا کہ مرید کی چشمِ نقص کور (یعنی تنقیدی نظر اندھی) رہے تاکہ وہ پیر کے کمال کے سوا کچھ اور مشاہدہ ہی نہ کرے۔

۱۰۔ ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ مرید وہ ہے جس کا ارادہ شیخ کے سوا کوئی ارادہ نہ ہو اور وہ تمام ارادوں سے خالی ہو۔

۱۱۔ ارشاد فرمایا کہ علمائے ظاہر کی صحبت سے جنھوں نے علم کو محض دنیا کمانے اور حبِ جاہ کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ گریز کرنا چاہیے۔

خانۂ شرع خراب است کہ اربابِ صلاح
در عمارت گریِ گنبدِ دستارِ خود اند

مضمون کے آخر میں ہم مولانا نور الدین عبدالرحمٰن جامی (جو آپ کے ہم عصر تھے) جو انھوں نے سلسلۂ نقشبندیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "نفحات الانس" میں تحریر کئے ہیں اور ان سے مخاطب دراصل خواجہ علیہ الرحمہ ہی ہیں نیز سلسلۃ الذہب کے اشعار بھی جو آپ کی مدح میں تحریر کیے ہیں۔ حضرت مولانا جامیؒ کی آپ کی خدمت میں عقیدت و محبت اور اس کا دلچسپ و عجیب واقعہ "سلسلۃ العارفین" میں مفصل مذکور ہے۔ غالباً حضرت مولانا کو بھی کسی وقت حضرت خواجہ کی فقیرانہ شانِ امارت پر سوءِ ظن ہوا جس پر منجانب حق مولانا کو سخت تنبیہ کی گئی۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند　　کہ برند از رہِ پنہاں بہ حرم قافلہ را
از دلِ سالکِ رہ جاذبۂ صحبتِ شاں　　می برد وسوسۂ خلوت و فکرِ چلہ را
قاصرے گر کند ایں طائفہ را طعن و قصور　　حاش للہ کہ بر آرم بہ زباں ایں گلہ را
ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند　　روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را